OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 8, Issue 4 (October-December 2025)

عہدِ نبوی ﷺ میں انسانی صلاحیتوں کا تحفظ و فروغ اور عصرِ حاضر میں برین ڈرین: اسباب، اثرات اور تدارک کا تقابلی مطالعہ

Preservation and Development of Human Potential in the Prophetic Era and Brain Drain in the Contemporary World: A Comparative Study of Causes, Impacts, and Remedies

Dr. Sameera Safdar

Lecturer, Department of Islamic Studies, The Women University, Multan, Pakistan

Khansa Mahmood

BS Islamic Studies, Department of Islamic Studies, The Women University Multan

Abstract

The development of every society depends on its human resources. Educated, skilled and talented individuals play an important role in the development of any country. From the very beginning, Islam has given importance to human capabilities and taught them to use them for the good of society. In Islamic history, the **Holy Prophet** (**peace and blessings of Allah be upon him**) recognized the capabilities of various companions and gave them appropriate responsibilities, resulting in the establishment of a strong and organized society.

In contrast, a major problem in modern times is brain drain, which refers to the migration of educated and skilled people from a country to other countries in search of better opportunities. This trend is

particularly harmful to developing countries as it reduces human resources and slows down the pace of development.

This study examines the preservation of human capabilities during the era of the Prophet Muhammad and sheds light on the causes and effects of brain drain in the modern era. Therefore, according to Islamic principles, the value of human capabilities and their proper utilization can lead society to the path of development.

Keywords: Human Resource Development, Brain Drain, Human Capabilities, Prophet Muhammad (PBUH), Islamic Principles, Human Capital, Talent Retention, Developing Countries, Islamic History, National Development

تمہید

ہر معاشرے کی ترقی اس کے انسانی وسائل پر منحصر ہوتی ہے، تعلیم یافتہ، ہنر مند اور باصلاحیت افراد کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسلام نے شروع ہی سے انسانی صلاحیتوں کو اہمیت دی اور انہیں معاشرے کی بھلائی کے لیے استعمال کرنے کی تعلیم دی۔ اسلامی تاریخ میں **نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** نے مختلف صحابہ کی صلاحیتوں کو پہچان کر انہیں مناسب ذمہ داریاں دی اور اس کے نتیجے میں ایک مضبوط اور منظم معاشرہ قائم ہوا۔

اس کے برعکس جدید دور میں ایک اہم مسئلہ **برین ڈرین** ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ کسی ملک کے تعلیم یافتہ اور ماہر افراد بہتر مواقع کے لیے دوسرے ممالک میں ہجرت کر جاتے ہیں۔ یہ رجحان خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس سے انسانی وسائل میں کمی آجاتی ہے اور ترقی کی رفتار متاثر ہوتی ہے۔

اس تحقیق میں عہدِ رسالتؐ میں انسانی صلاحیتوں کے تحفظ کا جائزہ لیا گیا ہے اور جدید دور میں برین ڈرین کے اسباب اثرات ممکنہ حل پر روشنی ڈالی گئی ہے لہذا اسلامی اصولوں کے مطابق انسانی صلاحیتوں کی قدر اور ان کے صحیح استعمال سے معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

عہدِ رسالتؐ میں انسانی صلاحیتوں کا تحفظ

اسلام کی آمد سے قبل عرب معاشرہ جہالت، تعصب، اور ظلم کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ انسانی صلاحیتیں نہ صرف غیر محفوظ تھیں بلکہ انہیں مسخ کیا جاتا تھا۔ عورتوں کو زندہ دفن کیا جاتا، غلاموں کو حیوانوں سے بدتر سمجھا جاتا، اور علم و حکمت کا چراغ بجھتا جا رہا تھا۔ ایسے ماحول میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسا انقلاب برپا کیا جس نے انسانی صلاحیتوں کو نہ صرف تحفظ دیا بلکہ انہیں پروان چڑھانے کے لیے بے مثال اصول وضع کیے۔

عہدِ رسالتؐ میں انسانی صلاحیتوں کا تحفظ کوئی نظریاتی خیال نہ تھا۔ یہ ایک عملی حقیقت تھی جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی، اپنے اقوال، اور اپنے اقدامات سے ثابت کر دکھایا۔ علم، کردار، جسم، روح، معاشرت، اور معیشت ہر میدان میں ایسے اصول وضع کیے گئے جو آج بھی اتنے ہی قابلِ عمل ہیں جتنے چودہ سو سال پہلے تھے۔

جدید دنیا جب انسانی حقوق، صنفی مساوات، تعلیم کا حق، اور سماجی انصاف کے نعرے لگاتی ہے، تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ یہ تمام اصول عہدِ رسالتؐ میں نہ صرف تصور میں آئے بلکہ عمل میں بھی لائے گئے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ[1]

"اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف انسانوں کے اخلاق کی اصلاح کی، بلکہ ان کی چھپی ہوئی قدرتی صلاحیتوں کو پہچان کر انہیں نکھارا اور معاشرے کے لیے مفید بنایا۔ سیرت نبویہ ﷺ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذمہ داری کا کام اکثر نوجوانوں کے سپرد کیا جاتا تھا چناجب کسی قبیلے نے اسلام قبول کیا تو آپؐ نے کسی ذہین فطین انسان کو اس کا سردار مقرر کر دیا۔[2]

افراد سازی اور صلاحیتوں کی نشوونما:

مدینہ ہجرت کے ڈیڑھ سال بعد بدر کے جنگ پیش آئی اور مکہ کے قیدیوں کا فدیہ آپؐ نے یہ مقرر فرمایا کہ ہر شخص مدینے کے دس دس مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھائے گا۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے اسی طرح لکھنا سکھا اور ان کی ذہانت اور خوشخطی کو دیکھ کر آپؐ نے انہیں اپنا چیف سیکرٹری مقرر کیا۔ معاہدات کا لکھنا اور راز کی خط وکتابت انھیں سے متعلق تھی۔ اس سے بڑھ کر اہم اور ذمہ داری کے کام بھی کثرت سے نوجوانوں کی سپرد کیے جاتے تھے۔[3]

حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بارہا فوج کا سپہ سالار مقرر کیا گیا جنگ خیبر میں حضرت علیؓ کی عمر مشکل سے 25 سال کی ہو گی انہیں ایک بہت اہم معرکے کا افسر بنایا گیا اس کے بعد کے سالوں میں انہیں قاضی اور گورنر کے عہدے بھی دیے گئے حضرت معاذ بن جبلؓ کے متعلق مورخ طبری نے لکھا ہے کہ؛

" ان کا یہ کام تھا کہ گاؤں گاؤں اور ضلع ضلع دورہ کریں اور وہاں تعلیم کی نگرانی اور بندوبست کریں۔"

حضرت محمدؐ نے ذاتی صلاحیتیں دیکھ کر یک فنی تخصیص کا موقع دیا۔ حضرت زید بن ثابتؓ حساب کے بھی ماہر تھے اسی لیے انہیں تقسیم کے ریاضاتی فن کا امام قرار دیا۔[4]

علم و تعلیم کا تحفظ:

اسلام نے علم کو عبادت کا درجہ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی وحی ہی لفظِ **"اقرأ"** سے شروع ہوئی۔[5]

" پڑھو اپنے رب کے نام سے "

یہ پہلی وحی ہے جو علم کی مرکزیت کو واضح کرتی ہے۔ یہ محض اتفاق نہیں بلکہ ایک واضح پیغام تھا کہ علم کا حصول سب سے پہلا فریضہ ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"[6]

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

عامر سے مروی ہے کہ اہل بدر کا فدیہ چالیس چالیس اوقیہ تھا۔ جس کے پاس نہ تھا اس نے دس دس مسلمانوں کو لکھنا سکھایا حضرت زید بن ثابتؓ انہیں میں سے ہیں جنہیں لکھنا سیکھایا گیا۔[7]

مسجدِ نبوی صرف عبادت کی جگہ نہ تھی، وہ ایک جامع درسگاہ تھی۔ جہاں حدیث، فقہ، عربی زبان، تاریخ، طب اور دیگر علوم سکھائے جاتے تھے۔ **"اصحابِ صُفّہ"** مسجد کے چبوترے پر مقیم طلبا اسلامی تعلیمی روایت کی پہلی باقاعدہ درسگاہ کی علامت ہیں۔ یہ لوگ دن کو بارگاہ نبوت میں حاضر رہتے اور حدیثیں سنتے اور رات کو اسی چبوترے پر پڑے رہتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی براہ راست رہنمائی ہوتی۔ دعوت اسلام کے لیے کہیں بھیجنا ہوتا تو یہ لوگ بھیجے جاتے غزوہ معونہ میں انہی میں سے ستر آدمی اسلام سکھانے کے لیے بھیجے گئے تھے۔[8]

غلاموں کی انسانی صلاحیتوں کا تحفظ:

عہدِ جاہلیت میں غلامی ایک ایسا نظام تھا جس نے لاکھوں انسانوں کی صلاحیتوں کو زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا۔ اسلام وہ دین ہے جس نے غلاموں کی انسانی صلاحیتوں کو تحفظ دیا۔ حضرت بلالؓ ایک حبشی غلام کو مؤذنِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب ملا۔ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو وقت مقرر کر کے نماز کے لیے آتے تھے۔ اس کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی، ایک دن اس بارے میں مشورہ ہوا۔ کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح ایک گھنٹہ لے لیا جائے اور کسی نے کہا کہ یہودیوں کی طرح نرسنگا (بگل بنالو، اسکو پھونک دیا کرو(لیکن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کیوں نہ بھیج دیا جائے جو نماز کے لیے پکار دیا کرے۔ اس پر آنحضرتؐ نے اسی رائے کو پسند فرمایا اور بلال سے فرمایا کہ بلال! اٹھ اور نماز کے لیے اذان دے۔[9] حضرت زید بن حارثہؓ ایک آزاد شدہ غلام تھے جو لشکر کے سپہ سالار بنے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کو اس لشکر کا امیر مقرر کیا گیا جس میں بڑے بڑے صحابہ شامل تھے۔

سماجی صلاحیتوں کا تحفظ اور اخوّت کا نظام:

مدینہ آمد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان **"مواخاۃ"** (بھائی چارہ) قائم کیا۔ یہ کوئی معمولی اقدام نہ تھا۔ اس نے سماجی طبقات کی دیواریں گرا دیں، غریب اور امیر کو ایک دستر خوان پر لا بیٹھایا، اور ہر فرد کو یہ احساس دلایا کہ اس کی صلاحیت، ذہانت، اور محنت کو یکساں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ اس بھائی چارے کا مقصد جیسا کہ محمد غزالی نے لکھا ہے یہ تھا کہ جاہلی عصبیتیں تحلیل ہو جائیں۔ حمیت اور غیرت جو کچھ ہو اسلام کے لیے ہو نسل، رنگ اور وطن کے امتیازات مٹ جائیں انسانیت کے سوا کچھ نہ ہو۔[10]

مدینے کا **"میثاقِ مدینہ"** تاریخ کا پہلا تحریری آئین تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین انصار اور یہود کے درمیان ایک عہد نامہ لکھا۔ جس نے ہر گروہ کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے، یہودی، مسلم، اور دیگر قبائل کو ایک سیاسی وحدت میں پرو دیا۔[11]

فکری صلاحیتوں کی قدردانی اور شورائیت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقۂ کار یہ تھا کہ آپؐ اہم معاملات میں صحابہ کرامؓ سے مشورہ فرماتے تھے۔ غزوہ احزاب کے موقع پر آپؐ نے ہائے کمان کی مجلس شوری قائم کی اور دفاعی منصوبے پر صلح مشورہ کیا۔ اہل شوری نے غوروخوض کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ کی تجویز متفقہ طور پر منظور کی۔ اور یہ تجویز حضرت سلمان فارسیؓ نے ان الفاظ میں پیش کی تھی کہ اے اللہ

کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فارس میں جب ہمارا محاصرہ کیا جاتا تھا تو ہم اپنے گرد خندق کھود لیتے تھے۔ جو ایک فوجی حکمتِ عملی تھی۔ آپؐ نے اسے قبول فرما کر ثابت کیا کہ صلاحیت کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانی فکری صلاحیتوں کو باقاعدہ نظامِ حکومت کا حصہ بنایا۔ [12]

سفارتی اور انتظامی صلاحیتوں کا استعمال:

ابو جعفر محمد بن علی بن حسین سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو داعی اسلام مقرر کر کے اطراف مکہ میں بھیجا۔ [13] آپؐ نے مختلف علاقوں میں گورنر، قاضی اور معلم بھیجے اور ہر جگہ اہل ترین شخص کو مقرر کیا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجتے وقت آپؐ نے ان کے علم، فہم اور کردار کی بنیاد پر انتخاب فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یمن کا قاضی اور جج مقرر کیا، وہ حکمران اور سپہ سالار تھے۔ یہ میرٹ کی بنیاد پر تقرری کا اسوۂ حسنہ ہے۔ [14]

دورِ جدید میں برین ڈرین کے اسباب، اثرات اور ممکنہ حل

برین ڈرین کا رجحان محض ایک علمی تصور نہیں ہے بلکہ پاکستان میں بے شمار افراد اور خاندانوں کے لیے ایک زندہ حقیقت ہے۔ کئی دہائیوں کے دوران، پاکستان نے ہجرت کی لہروں کا مشاہدہ کیا ہے، اس کے روشن ذہن اور ہنر مند پیشہ ور افراد بیرون ملک مواقع کی تلاش میں ہیں۔ معاشی عدم استحکام، سیاسی بدامنی اور بہتر مستقبل کی جستجو سے چلنے والی یہ خروج قوم پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ [15]

پاکستان کے سماجی و اقتصادی منظر نامے کی بھول بھلیہ میں، "برین ڈرین" کا رجحان ایک طویل اور خوفناک سایہ ڈالتا ہے۔ برین ڈرین ایک ایسا رجحان ہے جس سے مراد اعلیٰ ہنر مند، تعلیم یافتہ، اور باصلاحیت افراد اور دانشوروں کا ایک ملک یا علاقے (عام طور پر اصل ملک) سے دوسرے ملک یا خطے میں ہجرت یا اخراج ہے۔ جو بہتر اقتصادی مواقع (جیسے بہتر اجرت، کام کے حالات، اور پیشہ ورانہ امکانات) کے ساتھ ساتھ بہتر سماجی تحفظ اور بہتر معیار زندگی کی پیشکش کرتا ہے [16]

دور جدید میں برین ڈرین کا تعارف:

"**برین ڈرین** سے مراد باصلاحیت افراد کا اپنے ملک کو چھوڑ کر دوسرے ممالک میں جا کر کام کرنا ہے۔" یہ زیادہ تر ترقی پذیر ممالک میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جو سرحدوں سے باہر جاتا ہے اور دنیا بھر میں اس کے اثرات ہوتے ہیں تعلیم یافتہ اور ہنر مند افراملازمت کے بہتر مواقع اور زندگی کے اعلی معیار کے لیے اپنے آبائی ممالک کو چھوڑ دیتے ہیں پاکستان ان بہت سے ممالک میں سے ایک ہے جو تحریک کے اس پیچیدہ رجحان سے پریشانی کا شکار ہیں۔

اصطلاح "برین ڈرین" نقصان کے شکار ڈاکٹروں، انجینئروں، ماہرین تعلیم اور دیگر پیشہ ور افراد کی تصاویر کو ابھارتا ہے جو سبز چراگاہوں کی تلاش میں نکلتے ہیں، اور اپنے وطن کو اہم مہارتوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ [17]

مسلم ممالک میں صورتحال:

پاکستان سے ہجرت کی ایک طویل تاریخ ہے، تقسیم کے دوران ہونے والی عوامی تحریکوں سے لے کر 1970 کی دہائی میں خلیجی ریاستوں میں مزدوروں کی ہجرت تک، انتہائی ہنر مند پیشہ ور افراد کی مغربی ممالک کو روانہ ہونے والی حالیہ لہروں تک ہر لہر ایک

مختلف کہانی بیان کرتی ہے، یہ مختلف لہریں بدلتے ہوئے عالمی معاشی حالات، مقامی سیاسی عدم استحکام اور ترقی پذیر سماجی و ثقافتی رجحانات سے متاثر رہی ہیں۔

پاکستان کو کئی دہائیوں سے برین ڈرین کے چیلنج کا سامنا ہے، تقریباً 9 ملین پاکستانی بیرون ملک مقیم ہیں۔ صرف 2023 کے پہلے چھ مہینوں میں تقریباً 400,000 ہنر مند کارکن پاکستان چھوڑ کر چلے گئے۔ مئی 2025 ڈان نیوز نے ایک پیپر پبلش کیا ہے جس میں تقریباً 762000 میں ہنر مند افراد نے ملک کو خیر باد کیا ان میں 40،000 ڈاکٹر اور 1،000 کے قریب نرسیں اور آئی سے متعلق لوگوں نے اپنے ملک کو چھوڑا۔[18] عالمگیریت نے جہاں ہنر کی نقل و حرکت کے مواقع کھولے ہیں، وہیں سے پاکستان کے سب سے قیمتی انسانی سرمائے کے اخراج کا باعث بھی بنی ہے۔[19]

موجودہ دور میں زیادہ تر اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان، مصر اور نائجیریا، اس مسئلے کا شدید سامنا کر رہے ہیں۔ جہاں ڈاکٹرز، انجینئرز اور ماہرین بہتر مواقع، اعلیٰ تعلیم اور مستحکم زندگی کی تلاش میں ترقی یافتہ ممالک کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں۔ اس کے برعکس کچھ ممالک جیسے ترکی اور ملائیشیا نے بہتر پالیسیوں، سرمایہ کاری اور تعلیمی اصلاحات کے ذریعے اس رجحان کو کم کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یوں مجموعی طور پر دیکھا جائے تو مسلم دنیا میں برین ڈرین کی صورتحال ماضی کے عروج سے موجودہ چیلنج تک ایک واضح تبدیلی کی عکاسی کرتی ہے۔

برین ڈرین کے اسباب:

پاکستان میں ملازمت کے پرکشش امکانات کا فقدان، مناسب سیکورٹی کا فقدان اور تعلیمی مواقع کی کمی ہے۔ اس کے برعکس، ترقی یافتہ ممالک کی طرف ہجرت کرنے والے کارکنوں کو کام کرنے کے مستحکم ماحول، زیادہ تنخواہوں، مسلسل تعلیم کے مواقع، بہتر رہائش، اور اپنے آبائی ملک میں ترسیلات زر بھیجنے کی اہلیت ہوتی ہے۔[20]

- برین ڈرین کی بنیادی وجوہات میں سے ایک پاکستان میں ملازمت کے پرکشش امکانات کا فقدان ہے۔ بیروزگاری کی بلند شرح، کم اجرت، اور کیریئر میں ترقی کے محدود مواقع باصلاحیت افراد کو بیرون ملک ملازمت تلاش کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ پاکستان کے نوجوان یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی صلاحیتوں اور قابلیت کو ان کے ملک نے مناسب طریقے سے پہچانا اور ان کی تلافی نہیں کی، جس کی وجہ سے وہ ان ممالک میں بیرون ملک مواقع تلاش کرتے ہیں جو ان کی صلاحیتوں کے لیے انہیں منصفانہ (یہاں تک کہ مثالی) معاوضہ دینے کے لیے زیادہ کھلے ہیں۔ نتیجتاً، پاکستان کے اندر بہت سے ذہین، بہترین اور باصلاحیت افراد کو بیرونی ممالک نے چھین لیا ہے۔[21]
- مناسب سیکورٹی کا فقدان برین ڈرین کی ایک اور بڑی وجہ ہے۔ سیاسی انتشار کی وجہ سے پیدا ہونے والا عدم تحفظ دہشت گردی، بڑھتی ہوئی جرائم کی شرح، اور نسلی و مذہبی تشدد کی وجہ سے مزید بڑھ گیا ہے جو کہ عوام کو اپنی سلامتی کے لیے خوف زدہ کرتا ہے۔ جیسا کہ **ابراہم مسلو** نے اپنی ضروریات کے درجہ بندی میں بیان کیا ہے؛ سیکورٹی انسانی ضرورت کے بعد دوسری سب سے زیادہ مطلوب چیز ہے (پہلی جسمانی ضروریات)، اور جب لوگ گھر میں مناسب سیکورٹی حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو وہ دوسرے ممالک کی طرف دیکھتے ہیں جو انہیں انتہائی ضروری سیکورٹی کی پیشکش کرتے ہیں۔
- ایک اور عنصر جو برین ڈرین کا باعث بنتا ہے وہ ہے پاکستان میں تعلیمی مواقع کی کمی۔ پاکستان کے اندر تعلیمی ادارے انتہائی ناکافی ہیں اور معیار اور مقدار کی کمی کا شکار ہیں۔ حکومت نے پہلے بھی بارہا کوشش کی ہے، اور نئے سکول اور تعلیمی ادارے قائم کر کے

اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جہاں تعلیمی اداروں کی مقدار پر توجہ دی جاتی ہے وہاں ان کا معیار تعلیم نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اس سے نوجوانوں میں یہ احساس ابھرتا ہے کہ انہیں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کا مناسب موقع نہیں مل رہا ہے۔ معیار اور مقدار دونوں لحاظ سے پاکستان میں تعلیمی اداروں کی یہ ناکافی بہت سے طلباء کو بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے پر مجبور کرتی ہے۔[22]

اقتصادی عوامل:

پاکستان میں برین ڈرین کے رجحان کا بنیادی محرک معاشی خدشات ہیں۔ ملک میں روزگار کے مواقع کی کمی اور پاکستان اور صنعتی ممالک کے درمیان آمدنی کا خاطر خواہ فرق انتہائی ماہر اور تعلیمی یافتہ افراد کو باہر سے زیادہ سازگار امکانات تلاش کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ کرنسی کی قدر میں کمی، سماجی بہبود کی ناکافی، معاشی عدم استحکام اور ٹیکس کا بوجھل ڈھانچہ ہنر مند افراد کی وجہ سے ہجرت کی اپیل کو بھی بڑھاتا ہے۔ [23]

- **سیاسی عدم استحکام:**

پاکستان میں سیاسی عدم استحکام کی موجودگی برین ڈرین کے رجحان میں کردار ادا کرنے والا ایک بڑا اور پیچیدہ عنصر ہے۔ قوم نے ایک ہنگامہ خیز ماضی دیکھا ہے جس کی خصوصیت متعدد حکومتی تبدیلیوں، اقتدار کے تنازعات اور وسیع سیاسی بدعنوانی کی وجہ سے ہے۔ جس کے نتیجے میں بے یقینی اور عدم استحکام کی فضا پیدا ہوئی ہے۔ یہ وجوہات اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد، جیسے معالجین، انجینئرز، اور پروفیسرز کو اپنی ذاتی زندگیوں اور ملازمتوں کے لیے قابل اعتماد اور محفوظ ماحول کی تلاش کی طرف راغب کرتی ہیں۔

اس کے علاوہ، سیاسی عدم استحکام سے پیدا ہونے والے سیکورٹی خدشات، جیسے دہشت گردی اور جرائم، ماہرین کو ملک میں باقی رہنے کی حوصلہ شکنی بھی کر سکتے ہیں۔ ذاتی تحفظ کی عدم موجودگی اور ان کے خاندانوں کی فلاح و بہبود کے لیے پریشانی اکثر ان کے اقدام کے انتخاب کو نمایاں طور پر متاثر کرتی ہے۔[24]

- **تحقیق اور ترقی کے مواقع کی کمی:**

ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ (R&D) کے امکانات کی عدم موجودگی پاکستان سے انتہائی ہنر مند افراد کی ہجرت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ مسئلہ متغیرات کے سنگم سے پیدا ہوتا ہے، جس میں تحقیق اور ترقی کے لیے حکومت کی ناکافی مالی امداد، ناکافی تحقیقی انفراسٹرکچر، اور تحقیق کے مواقع کی کمی شامل ہے۔ مزید برآں، جدید تحقیقی سہولیات، جدید ٹیکنالوجی، اور تخلیقی کام کے لیے کافی وسائل کی کمی محققین کے لیے پاکستان میں متعلقہ مطالعات کو انجام دینے کے لیے ایک اہم چیلنج ہے۔ محفوظ تحقیقی ملازمت کی محدود دستیابی، تعلیمی اور صنعتی دونوں شعبوں میں، کارکنوں کو اپنے ملک کے اندر تحقیق اور ترقی میں کیریئر بنانے سے بھی روکتی ہے۔[25]

- **کیریئر میں ترقی کی کمی:**

لوگوں کے پاکستان چھوڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے کیریئر میں آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ملک میں لوگ اکثر پیشہ ورانہ طور پر آگے نہیں بڑھ سکتے یا بہت سے شعبوں میں جانبداری، اقربا پروری اور بدعنوانی جیسی چیزوں کی وجہ سے کامیاب نہیں ہو پاتے۔ یہ اس خیال کے خلاف ہے کہ انتہائی ہنر مند کارکنوں کو ان کی مہارتوں کی بنیاد پر ترقی اور پہچان دی جانی چاہیے۔ ملک میں

بہت سے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی مہارتوں اور علم کا احترام نہیں کیا جاتا ہے۔ لہٰذا، وہ ان ممالک کے لیے روانہ ہونے کا انتخاب کرتے ہیں جہاں ان کی مہارتوں کی قدر اور نوازے جانے کا زیادہ امکان ہوتا ہے، جس سے انھیں اپنے کیریئر میں آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔[26]

- **خاندانی اور سماجی دباؤ:**

ہوشیار خیالات رکھنے والے لوگ مضبوط خاندانی اور سماجی دباؤ کی وجہ سے پاکستان چھوڑ دیتے ہیں۔ بہت سے پاکستانی گھرانوں اور گروہوں کے افراد کو بیرون ملک بہتر مواقع تلاش کرنے کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے کامیابی کی علامت اور اپنے خاندان کے مستقبل کو روشن کرنے کا ایک طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بیرون ملک مواقع، خاص طور پر مغربی ممالک میں، ان کے بچوں کو بہتر تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور اعلیٰ معیار زندگی فراہم کریں گے۔[27]

برین ڈرین کے اثرات:

ذیل میں پاکستان میں برین ڈرین کے اثرات کا ایک تفصیلی تجزیہ دیا گیا ہے:

- برین ڈرین کے پاکستان کے متعدد شعبوں پر مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ایسا ہی ایک اثر پاکستان کی معیشت پر پڑ رہا ہے۔ جتنا زیادہ ہنر مند اور تکنیکی کارکن دوسرے ممالک کو روانہ ہوتے ہیں، ہنر مند کارکنوں کی کمی پیدا ہونے لگتی ہے۔ اس سے معاشی پیداوار میں مزید کمی واقع ہوتی ہے، کیونکہ پاکستان ایسے ہنر مند کارکنوں سے محروم ہو جاتا ہے جو اس کی ترقی اور پیشرفت میں اپنا حصہ ڈال سکتے تھے۔ اس کی وجہ سے نہ صرف معاشی ترقی میں رکاوٹ ہے بلکہ جدت اور تکنیکی ترقی میں بھی ہے۔[28]
- صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کے شعبے بھی برین ڈرین سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں کیونکہ بہت سے ہیلتھ کیئر پروفیشنلز اور ایجوکیٹرز (پروفیسر اور اساتذہ) دوسرے ممالک کو روانہ ہوتے ہیں۔ تربیت یافتہ اور ہنر مند پیشہ ور افراد کی یہ روانگی ڈاکٹروں اور نرسوں کی کمی کا باعث بنتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ موجودہ عملے (ڈاکٹروں اور نرسوں) پر ہمیشہ دباؤ پڑ جاتا ہے، ممکنہ طور پر وہ بیرون ملک جانے کو ترجیح دینے کا سبب بنتا ہے۔
- تعلیم کے شعبے کو بھی اسی طرح کی مخمصے کا سامنا ہے کیونکہ بہت سے تربیت یافتہ معلمین بیرون ملک جانے کا انتخاب کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مقامی تعلیم کا معیار گرتا ہے، اس کی وجہ سے نوجوان بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح پاکستان کے اندر تعلیمی شعبے میں بگاڑ کا ایک خطرناک دور پیدا ہوتا ہے۔
- مزید برآں، محققین، سائنس دانوں اور ماہرین تعلیم کی نقل مکانی تحقیق اور ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اس لیے پاکستان کی عالمی مسابقت اور سائنسی ترقی کے امکانات میں رکاوٹ ہے۔ آبادیاتی نقطہ نظر سے، برین ڈرین کم عمر، اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کی روانگی کا سبب بن کر تفاوت کو بڑھاتا ہے۔ اس لیے سماجی خدمات اور پنشن کے نظام پر زیادہ بوجھ ڈالتا ہے۔ پڑھے لکھے افراد کے ملک چھوڑ جانے سے باشعور شہریوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے، جس کے نتیجے میں سیاسی ترقی اور حکمرانی کے نظام پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

دورِ جدید کا تقابلی جائزہ:

برین ڈرین کے مسئلے کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے سب سے ضروری ہے کہ ہم عہدِ رسالتؐ اور دورِ جدید کو آمنے سامنے رکھ کر جائزہ لیں۔ ایک وہ دور تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محدود وسائل کے باوجود انسانی صلاحیتوں کو اتنے بہتر انداز

سے سنوارا کہ لوگ باہر جانے کی بجائے مدینہ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ اور وہی رہ کر کام کرنے کو ترجیح دیتے۔ اور اگر آج کے دور کی بات کی جائے تو بہترین وسائل ہونے کے باوجود انتہائی قابل افراد اپنا ملک چھوڑنے پر مجبور ہیں۔ اس کے بہترین حل کے لیے جدید دور میں برین ڈرین کے حوالے سے درج ذیل اہم نکات پر توجہ دی جاسکتی ہے:

- **علم کی قدر و منزل:**

عہدِ رسالتؐ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو عبادت کا درجہ دیا۔ اور غزوہ بدر میں قیدیوں کی علمی صلاحیت کو دیکھتے ہوئے ان سے فدیہ لینے کے بجائے ان کو یہ ذمہ داری دے دی کہ وہ دس مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں گے۔

جبکہ دورِ جدید میں عملی سطح پر تعلیم یافتہ افراد کو وہ مقام نہیں ملتا جس کے وہ حقدار ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں ڈگری یافتہ نوجوانوں کے لیے روزگار کے محدود مواقع اور اساتذہ و محققین کی کم تنخواہیں قومی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہو رہی ہیں۔

- **میرٹ اور صلاحیت کی بنیاد پر تقرری:**

عہدِ رسالتؐ میں ذمہ داریوں کی تفویض کا واحد معیار 'اہلیت و میرٹ' تھا، جس کی واضح مثالیں حضرت معاذ بن جبلؓ کی فقہی بصیرت، حضرت زید بن ثابتؓ کی لسانی مہارت اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی عسکری عبقریت کا قومی خدمت میں بہترین استعمال ہے۔

عصرِ حاضر میں سرکاری مناصب کی غیر شفاف تقسیم، اقربا پروری اور سیاسی وابستگیوں نے میرٹ کو پس پشت ڈال دیا ہے، جس سے بددل ہو کر باصلاحیت نوجوان اپنی صلاحیتوں کے اعتراف کے لیے ہجرت کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ یہی عمل 'برین ڈرین' کے سب سے طاقتور محرک کے طور پر ابھرا ہے۔

- **معاشی انصاف اور استحکام:**

عہدِ رسالتؐ میں مواخاتِ مدینہ اور مستحکم معاشی نظام نے 'معاشی ہجرت' کے امکانات کو ختم کر کے وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا۔ جو چند ہی سالوں میں غربت کے مکمل خاتمے اور بے مثال معاشی استحکام کی صورت میں سامنے آیا۔

عصرِ حاضر عالمی سطح پر معاوضوں کی وسیع خلیج اور مقامی سطح پر بڑھتی ہوئی مہنگائی وہ طاقتور عوامل ہیں، جو باصلاحیت افرادی قوت کو اپنی سرزمین سے 'معاشی بید خلی' پر مجبور کر دیتے ہیں۔

- **تحفظ اور قانون کی بالادستی:**

عہدِ رسالتؐ میں میثاقِ مدینہ نے بلا تفریقِ مذہب تمام شہریوں کو مساوی قانونی و سماجی تحفظ کی ضمانت دے کر ایک ایسی مثالی ریاست قائم کی، جہاں جان و مال کے مکمل تحفظ نے ہجرت کے امکان کو جڑ سے مٹا دیا۔

دورِ جدید میں ریاست میں قانون کی بالادستی کا فقدان اور منصفانہ تحفظ سے محرومی وہ بنیادی عوامل ہیں، جو شہریوں کو اپنے حقوق اور مستقبل کے تحفظ کی خاطر معاشی و سماجی پناہ تلاش کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

- **ترقی کے مواقع:**

عہدِ رسالتؐ میں سماجی و نسلی امتیازات سے بالاتر مساوی مواقع کی فراہمی نے ہر باصلاحیت فرد کے لیے ترقی کی راہیں کھول دی۔ جہاں قابلیت کی راہ میں کوئی مصنوعی رکاوٹ حائل نہ تھی۔

دورِ جدید میں طبقاتی اثر و رسوخ اور سفارشی کلچر کی مصنوعی حدیں باصلاحیت نوجوانوں کی راہ روکتی ہیں۔ جو بالآخر انہیں میرٹ کے حامل معاشروں کی طرف ہجرت پر مجبور کر دیتی ہیں۔

برین ڈرین کے ممکنہ حل اسلامی اور عملی نقطہ نظر سے

برین ڈرین کے بحران کا پائیدار حل صرف مادی ترغیبات میں نہیں، بلکہ عہدِ رسالتؐ کے رہنما اصولوں اور جدید تزویراتی اصلاحات کے مربوط نفاذ میں پنہاں ہے۔ یہ ہمہ جہت حکمتِ عملی ہی باصلاحیت نوجوانوں کا اعتماد بحال کر کے قومی ترقی کی بنیاد بن سکتی ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے نئے پہلو

- **وطن سے نفسیاتی وابستگی اور تصورِ امانت:**

قرآنِ کریم نے زمین کو امانت قرار دیا:

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ[29]

"ہم نے اپنی امانت کو آسمان اور زمین پر پیش کیا۔"

انسانی ہنر ایک 'مقدس امانت' ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ فرد اپنی صلاحیتوں کو اس سرزمین کے قرض کی ادائیگی کے لیے وقف کرے جس نے اسے نکھارنے میں بنیاد فراہم کی۔ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ علم کا مقصد خدمتِ خلق ہے، ذاتی مفاد نہیں۔

تعلیمی نصاب کے ذریعے 'تصورِ امانت' کی ترویج نوجوانوں میں وہ شعوری پختگی پیدا کر سکتی ہے جو ہجرت کو محض ایک کیریئر فیصلہ نہیں بلکہ ایک گہرا اخلاقی سوال بنا دے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کو قاضی بنا کر یمن بھیجا، تو آپؐ نے پوچھا: 'تم کیسے فیصلہ کرو گے؟' انہوں نے کہا: میں اللہ کی کتاب سے فیصلے کروں گا، آپ نے فرمایا: 'اگر اس کا حکم قرآن میں موجود نہ ہو تو؟ معاذ نے کہا: تو آپؐ کی سنت سے فیصلے کروں گا، آپؐ نے فرمایا: 'اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں بھی اس کا حکم موجود نہ ہو تو؟' معاذ نے کہا: تب میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو ثواب کی توفیق بخشی۔[30]

- **احیائے اوقاف: علمی ماڈل:**

اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب وہ ہے۔ جہاں بیت الحکمہ بغداد اور قرطبہ جیسے علمی مراکز کی کامیابی کی بنیاد وہ 'علمی اوقاف' تھے جنہوں نے محققین اور ماہرین کو مالی تحفظ فراہم کر کے ریاست کو ترقی دی۔ بیت الحکمہ بغداد کا ادارہ علمی اوقاف کا ایک ایسا شاہکار تھا جہاں ریاست ماہرینِ فن، مترجمین اور سائنسدانوں کو مکمل معاشی کفالت فراہم کر کے علم و تحقیق کی سرپرستی کرتی تھی۔

آج بھی بڑے کاروباری اداروں اور سمندر پار پاکستانیوں کے تعاون سے ایک "قومی علمی وقف فنڈ" قائم کر کے ماہرین کو وطن میں کام کرنے کی مالی ضمانت دی جا سکتی ہے۔

- **روحانی سرمایہ: مقصدی شعور:**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ[31]

"تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔"

اگر کسی قابل ڈاکٹر یا انجینئر کی نیت محض زیادہ تنخواہ ہے تو وہ کہیں بھی جائے گا۔ لیکن اگر اسے یہ یقین دلایا جائے کہ ملک میں رہ کر ایک غریب مریض کا علاج کرنا یا ایک پسماندہ علاقے میں پل بنانا یہ صدقۂ جاریہ ہے۔ تو بہت سے افراد کی ترجیحات بدل سکتی ہیں۔

- **مشاورت کا اسلامی اصول:**

قرآنِ کریم نے حکمرانی کا بنیادی اصول یہ بتایا:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ[32]

"معاملے میں ان سے مشورہ کریں۔"

اردن میں شاہ عبداللہ دوم کی جانب سے نوجوان ماہرین کو کابینہ کی سطح پر مشاورتی عمل کا حصہ بنانے کا تجربہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ سیاسی و انتظامی شمولیت پڑھے لکھے طبقے میں ملک سے وفاداری اور وابستگی بڑھانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ 'برین ڈرین' کی ایک نفسیاتی وجہ باصلاحیت نوجوانوں کا فیصلہ سازی کے عمل سے الگ تھلگ ہونا ہے۔ جب ماہرین کو پالیسی سازی اور قومی منصوبہ بندی میں شامل کیا جاتا ہے، تو ان کا ریاست کے ساتھ تعلق محض معاشی نہیں بلکہ ملکیتی ہو جاتا ہے۔

عملی نقطہ نظر سے نئے پہلو

- **نظامِ منتقلیِ علم:**

ماہرین کے ملک چھوڑنے سے ان کا تجربہ ضائع ہو جاتا ہے، اس نقصان کو روکنے کے لیے جدید ڈیجیٹل ریکارڈ اور ڈیٹا بیس بنانا ضروری ہے۔ یہ عین اس اصول کے مطابق ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث لکھوا کر اور معاہدے تحریر کیے۔ یونیسکو کے مطابق اس نظام کو اپنا کر ادارے اپنی فکری صلاحیتوں اور تجربات کے ضیاع کو 40 فیصد تک کم کر سکتے ہیں۔

- **ڈیجیٹل سکونت اور قومی شمولیت:**

جدید دور میں 'ڈیجیٹل برین ڈرین' کے سدِباب کے لیے ایسی قومی پالیسی ناگزیر ہے جو ریموٹ ورک کرنے والے ماہرین کو ٹیکس مراعات کے عوض مقامی اسٹارٹ اپس یا فلاحی منصوبوں میں وقت دینے کا پابند بنائے۔ ایسٹونیا کا 'ای-ریزیڈنسی' اور روانڈا کا 'کوڈ ڈان روانڈا' ماڈل اس بات کا ثبوت ہیں کہ ڈیجیٹل صلاحیتوں کو جسمانی ہجرت کے بغیر بھی قومی ترقی کے لیے وقف کیا جا سکتا ہے۔

- **بیانیے کی تبدیلی:**

'برین ڈرین' کے تدارک کے لیے بیرونِ ملک قیام کو کامیابی کی واحد علامت سمجھنے والے بیانیے کو بدلنا ضروری ہے، جس کے لیے مقامی سطح پر خدمات انجام دینے والے ماہرین کو قومی میڈیا اور اعزازات کے ذریعے رول ماڈل بنانا چاہیے۔ شالڈینی کے 'سوشل پروف' کے نفسیاتی اصول کے مطابق، جب معاشرہ مقامی ہیروز کی پذیرائی کرے گا تو نوجوانوں میں بھی وطن میں رہ کر کام کرنے کا رجحان بڑھے گا۔

- **نفسیاتی رکاوٹیں اور حکومتی سرپرستی:**

بہت سے ماہرین واپسی کو 'ناکامی' سمجھے جانے کے ڈر سے وطن نہیں آتے، اس نفسیاتی رکاوٹ کو توڑنے کے لیے "Return with Pride" جیسے پروگرامز کے ذریعے انہیں سماجی عزت اور اعلیٰ عہدے دینا ضروری ہیں۔ ماہرینِ نفسیات کے مطابق واپسی کا فیصلہ مالی فائدے سے زیادہ سماجی پہچان سے جڑا ہوتا ہے۔ لہٰذا میڈیا اور حکومت اگر واپسی کو ایک 'کامیاب کہانی' کے طور پر پیش کریں، تو یہ برین ڈرین کے خاتمے کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ اہل پیشہ ور افراد کے لیے پاکستان میں واپسی اور کام کرنا آسان بنانے کے لیے امیگریشن کے ضوابط پر نظر ثانی کرنا بہت ضروری ہے۔

نتائج:

پاکستان سے برین ڈرین کے مسئلے سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے ایک جامع حکمت عملی اپنانا بہت ضروری ہے؛

- سب سے پہلے اور سب سے اہم بات، بنیادی اسکولوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں دونوں کو شامل کرتے ہوئے، تعلیم پر اخراجات میں نمایاں اضافہ ہونا چاہیے۔ اس میں تعلیم کی صلاحیت کو بڑھانا، جدید انفراسٹرکچر کی فراہمی، اور ملک کی نوجوان نسل کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے اعلیٰ ہنر مند معلمین کی ضمانت دینا شامل ہے۔
- مزید برآں، یہ ضروری ہے کہ تحقیق اور ترقی کو ترجیح دی جائے۔ حکومت تحقیقی کوششوں کے لیے مالی وسائل میں اضافہ کرے اور تحقیق کے انفراسٹرکچر کو اپ گریڈ کرے۔ جدت اور سائنسی پیش رفت کو فروغ دینا ملک میں سائنسی مہارت کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ حکومتی طریقہ کار کو ہموار کرنا، کاروبار کے لیے سازگار ماحول کا قیام، انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینے اور روزگار کی ترقی میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ضروری ہے۔
- برین ڈرین ایک 'مائیگریشن کرنٹ' بنا سکتا ہے، جو بالآخر نیم ہنر مند ڈسپنسر، روایتی علاج اور روحانی علاج استعمال کرنے والے معالجین سے بھر سکتا ہے۔ لہٰذا، پاکستان کے صحت کے شعبے پر برین ڈرین کے بنیادی نتائج مریضوں کی ناکافی دیکھ بھال اور طبی خدمات کے معیار میں گراوٹ ہیں۔
- بڑے پیمانے پر ہجرت کی وجہ سے پاکستان سمیت اصل ممالک افرادی قوت میں کمی کا تجربہ کر رہے ہیں جو کہ قلیل مدت میں ممکنہ طور پر ملک میں بے روزگاری کو دور کرتا ہے اور ملازمتوں کی دستیابی کو بہتر بناتا ہے۔ مزید برآں، تارکین وطن کی جانب سے سرمایہ کاری کی سرگرمیاں کیپٹل مارکیٹوں کو فروغ دیتی ہیں جو ملک میں فنڈنگ کو فروغ دیتی ہیں،۔ ملک میں نظام تقریباً 10-15 فیصد ڈاکٹر تارکین وطن پاکستان واپس آتے ہیں۔ مزید یہ کہ ترسیلات زر بہت سے ممالک میں مجموعی گھریلو مصنوعات (جی ڈی پی) کے ایک بڑے حصے میں حصہ ڈالتی ہیں۔
- ورلڈ بینک کا تخمینہ ہے کہ پاکستان میں 2022 میں باضابطہ طور پر ریکارڈ شدہ ترسیلات زر 29.87 بلین ڈالر ہیں۔ ترسیلات کم آمدنی والے گھرانوں کو کچھ معاشی آزادی فراہم کرتی ہیں۔ خاص طور پر اچانک جھٹکوں کی صورت میں اور کھپت کو ہموار کرنے کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ وصول کنندگان کریڈٹ تک رسائی حاصل کرتے ہیں اور ماضی میں جھٹکوں سے بچانے کے لیے آزاد ہوتے ہیں۔[33]
- برین ڈرین میں اہم کردار ادا کرنے والے عوامل جیسے کہ مناسب سیکورٹی کی کمی، ناکافی معاشی اور پیشہ ورانہ مواقع اور غیر موثر تعلیمی شعبے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، پاکستان برین ڈرین کے منفی اثرات کو کم کر سکتا ہے جو پاکستان کی معاشی اور اختراعی صلاحیتوں کو مسلسل زائل کر دیتے ہیں۔ پاکستان بیرونی ممالک کو اپنی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کی بجائے ان کی

طرف سے فراہم کردہ فوائد کو بہتر طریقے سے استعمال کر سکتا ہے۔ اس طرح پاکستان بالآخر خاطر خواہ ترقی اور حتمی خوشحالی کی طرف بڑھ سکتا ہے۔[34]

یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ پاکستان میں برین ڈرین کا ہونا ایک پیچیدہ معاملہ ہے جو مختلف اسباب اور تغییرات سے متاثر ہوتا ہے۔ اس مطالعاتی کام نے معاشی، سیاسی، سماجی اور تعلیمی پہلوؤں پر مشتمل بنیادی عوامل کو واضح کیا ہے۔ قوموں کے تقدیر ان کے افراد کے ہاتھ میں ہوتی ہے اگر ہم اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر انہیں اپنے ملک کی خدمت کے لیے استعمال کریں تو نہ صرف برین ڈرین ختم ہو سکتا ہے بلکہ ہم ترقی کی نئی منازل بھی طے کر سکتے ہیں۔

سفارشات:

ذیل میں حکومت، ادارہ جاتی، سماجی اور انفرادی سطح پر قابلِ عمل سفارشات پیش کی گئی ہیں:

- سرکاری شعبے میں ڈاکٹروں، انجینئروں اور محققین کی تنخواہیں علاقائی معیار کے مطابق کی جائیں تاکہ بیرونِ ملک جانے کی ترغیب کم ہو۔
- جی ڈی پی کا کم از کم 1 فیصد تحقیق و ترقی کے لیے مختص کیا جائے اور یونیورسٹیوں کو تحقیقی گرانٹس اور لیبارٹریوں کا جدید ڈھانچہ فراہم کیا جائے۔
- سفارش اور اقربا پروری ختم کر کے شفاف میرٹ نظام نافذ کیا جائے تاکہ قابل افراد ملک میں رہنے کو ترجیح دیں۔
- اداروں میں پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع، جدید آلات اور محفوظ کام کا ماحول یقینی بنایا جائے۔ اسکول اور یونیورسٹی سطح پر ملکی شعور اور وطن سے وابستگی کا درس شامل کیا جائے۔
- بیرونِ ملک مقیم پاکستانی ماہرین کو وطن واپسی کے لیے مراعات ٹیکس چھوٹ، رہائش اور ملازمت کی ضمانت دی جائے۔ نجی کمپنیاں مقامی ٹیلنٹ کو بین الاقوامی سطح کی مراعات دے کر بیرونِ ملک جانے سے روکیں۔
- اسٹارٹ اپ کلچر کو فروغ دیا جائے تاکہ نوجوان ملک میں ہی اپنے کاروبار کا آغاز کر سکیں اور دوسروں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کر کے معیشت میں اپنا حصہ ڈالیں۔
- عالمی کمپنیوں کے لیے پاکستان سے ریموٹ ورک کو قانونی تحفظ فراہم کیا جائے تاکہ ماہرین اپنے ملک میں رہتے ہوئے کام کر سکیں اور قیمتی زرِ مبادلہ کما کر قومی معیشت کو مضبوط بنائیں۔

حوالاجات

[1] القرآن، سورۃ الانبیاء:107۔
[2] حمید اللہ، ڈاکٹر محمد، عہدِ نبوی میں نظامِ حکمرانی، کراچی، مکتبہ رحمانیہ، 1981ء، صفحہ 290۔
[3] ایضًا، صفحہ 291۔
[4] حمید اللہ، ڈاکٹر محمد، عہدِ نبوی میں نظامِ حکمرانی، صفحہ 292۔
[5] القرآن، سورۃ العلق، آیت:1۔
[6] ابنِ ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء، حدیث نمبر:224۔
[7] سعد، محمد بن سعد، طبقات ابن سعد، مترجم: علامہ عبد اللہ العمادی، جلد 1، کراچی، نفیس اکیڈمی، 1389ء، صفحہ 260۔
[8] شبلی نعمانی، علامہ، اور سید سلیمان ندوی، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اختصار)، لاہور، مکتبہ قرآنیات، 2008ء، صفحہ 85۔
[9] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب بدء الأذان، حدیث نمبر 604۔
[10] مبارکپوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم، لاہور، مکتبہ السلفیۃ، 2000ء، صفحہ 256۔
[11] ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام، سیرت ابن ہشام، مترجم: سید یاسین علی حسینی نظامی دہلوی، جلد 1، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، صفحہ 336۔
[12] مبارکپوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم، صفحہ 410۔
[13] الطبری، ابو جعفر محمد بن جریر، تاریخ الرسل والملوک، مترجم: سید محمد ابراہیم جلد 2، کراچی، دارالاشاعت، 2003ء، صفحہ 312۔
[14] ابنِ کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنھایۃ، مترجم: مولانا ابو طلحہ محمد، جلد 3، لاہور، دار الاشاعت، 2008ء، صفحہ 133۔
[15] علی اشعر انجم، برین ڈرین اینڈ بیونڈ، کراچی، پاکستانی ادب پبلیکیشنز، 2025ء، صفحہ 7۔
[16] حسن، ایم، اور عباس، اے، پاکستان کی اقتصادی ترقی پر برین ڈرین کے اثرات، عالمی جیو ٹیجک بصیرت، 22 ستمبر 2023ء۔
[17] علی اشعر انجم، برین ڈرین اینڈ بیونڈ، صفحہ 9۔
[18] X: @ saj.ahmed ,Dawn may 30th,2025

[19] حسن، ایم، اور عباس، اے، پاکستان کی اقتصادی ترقی پر برین ڈرین کے اثرات۔
[20] ظفر، ایس، پاکستان میں برین ڈرین کی صورتحال ہیلتھ کیئر سیکٹر پر توجہ کے ساتھ، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، جلد 62، شمارہ 4، 2023ء، صفحہ:594۔
[21] حسن، ایم، اور عباس، اے، پاکستان کی اقتصادی ترقی پر برین ڈرین کے اثرات۔
[22] ایضًا۔
[23] شاہ، ماجد علی، رانا، جواد اسحاق، اور ایوب، محمد، پاکستان سے برین ڈرین: وجوہات اور عوامل، قلانتک جرنل آف سوشل سائنسز، جلد 4، شمارہ 3، 2023ء، صفحہ:346۔
[24] ایضًا، صفحہ:347۔
[25] شاہ، ماجد علی، رانا، جواد اسحاق، اور ایوب، محمد، پاکستان سے برین ڈرین: وجوہات اور عوامل، صفحہ:347۔
[26] ایضًا، صفحہ 347۔
[27] شاہ، ماجد علی، رانا، جواد اسحاق، اور ایوب، محمد، پاکستان سے برین ڈرین: وجوہات اور عوامل، صفحہ:348۔
[28] حسن، ایم، اور عباس، اے، پاکستان کی اقتصادی ترقی پر برین ڈرین کے اثرات۔
[29] القرآن، سورۃ الأحزاب، آیت 72: ۔
[30] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، کتاب الاحکام، باب ماجاء فی القاضی کیف یقضی، حدیث نمبر:1327۔
[31] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی، حدیث نمبر 1۔
[32] القرآن، آلِ عمران:159۔
[33] ظفر، ایس، پاکستان میں برین ڈرین کی صورتحال ہیلتھ کیئر سیکٹر پر توجہ کے ساتھ، صفحہ:595۔
[34] حسن، ایم، اور عباس، اے، پاکستان کی اقتصادی ترقی پر برین ڈرین کے اثرات، صفحہ:350۔